کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں

آج کل ٹی وی پر ایک عالم آ رہے ہیں اور یہ مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ نماز کی حالت میں اگر پینٹ نیچے سے مڑی ہوئی ہو یا شلوار اوپر کی طرف مڑی ہوئی ہو تو اس حالت میں نماز نہیں ہوتی اور دین میں ایک حدیث سنا رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں کپڑے نہ لپیٹے یعنی کپڑے نہ موڑے۔

جبکہ ہم نے علماء سے سنا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں کپڑوں کو مٹی سے نہ بچایا جائے اور یہ مسئلہ آجکل عوام میں بڑے زور و شور سے بیان کیا جا رہا ہے آنجناب سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کی وضاحت فرما کر عوام کو انتشار کو دور فرمائیں

1) اس حدیث کا صحیح مطلب اور مصداق کیا ہے؟ جو اوپر ذکر کی ہے

2) اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو نماز سے قبل اس کو اوپر کر لینا چاہیے یا اسی حالت میں نماز پڑھنی چاہیے

3) اگر شلوار لٹکی ہوئی ہو اس حالت میں نماز پڑھے یا نماز میں کپڑوں کو مٹی سے بچاتا رہا تو اس صورت میں نماز ہوتی ہا نہیں نیز یہ بھی بیان کر دیں کہ اگر شلوار مڑی ہوئی ہو تو اس حالت میں نماز ہوتی یا نہیں

والسلام

سائل محمد عابد خان امام مسجد
ملیر کراچی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر [illegible]
مورخہ
جامعہ دار العلوم کراچی

بواسطہ محمد شاہد

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ سوال میں ذکر کردہ حدیث اور اس کا ترجمہ یہ ہے:

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

جاری ہے۔۔۔
Scanned by CamScanner

اُمرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف شعراً ولا ثوباً ۔۔۔۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں بالوں اور کپڑوں کو (زمین پر لگنے سے) نہ روکوں۔ (بخاری: ۱/۱۱۳، مسلم: ۱/۱۹۳)

اس روایت سے ملتی جلتی اور بھی بہت سی روایات کتب حدیث میں مروی ہیں جن میں سوال سے متعلق الفاظ مختلف ہیں۔ مثلاً

امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم ولا یکف شعرہ ولا ثوبہ (بخاری، ۱/۱۱۳) ایک روایت میں ہے۔ نہی ان یکف شعرہ او ثیابہ، نیز «ولا نکفت الثیاب ولا الشعر» اسی طرح «ولا اکفت الشعر ولا الثیاب» (مسلم: ۱/۱۹۳) وغیرہ وغیرہ

مذکورہ تمام روایات کا مفہوم ایک ہی ہے اور ان احادیث کے تحت شراح حدیث کے کلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کفِّ ثوب سے نہی کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھتے وقت جب سجدے میں جائے تو اپنے کپڑوں کو زمین پر لگنے سے بچانے کیلئے نہ سمیٹے بلکہ انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دے کیونکہ ایسا کرنا تکبر کی علامت ہے اور نماز کی حالت میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

والحکمۃ فی ذلک انہ اذا رفع ثوبہ وشعرہ عن مباشرۃ الارض اشبہ المتکبر: کہ کفِّ ثوب وشعر کی ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ اگر نمازی کپڑے یا بالوں کو زمین پر لگنے سے بچانے کیلئے اوپر اٹھائیگا تو یہ صورت متکبرین کے مشابہ ہو جائے گی۔ (فتح الباری، ۲/۲۹۶)

یہی وجہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الملہم میں ذکر فرمائی ہے۔

والحکمۃ فی ذلک انہ اذا رفع ثوبہ وشعرہ عن مباشرۃ الارض اشبہ المتکبر والمقام مقام الخضوع۔ (فتح الملہم: ۲/۶۵۱)

نیز کفِّ ثوب کی تشریح کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی رح فرماتے ہیں رفع الثیاب عند السجود، کہ سجدے میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹنا، نیز تنویر الابصار میں ہے۔ وکرہ کفہ ای رفعہ ولو لتراب «وفی الشامیۃ» ای سواء کان من بین یدیہ او من خلفہ عند الانحطاط للسجود۔ (الدر المختار ۱/۶۴۲)

اس میں صراحت ہے کہ کفِّ ثوب سے کپڑوں کو سجدے میں جاتے وقت مٹی سے بچانے کیلئے سمیٹنا مراد ہے۔ لہذا مذکورہ اقوال کی روشنی میں کفِّ ثوب کا یہی مصداق واضح ہوتا ہے کہ نماز

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

کی حالت میں سجدہ میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹا جائے اور ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کسی
شخص نے ایسی پتلون یا شلوار پہن رکھی ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہے اور نماز شروع کرنے
سے قبل وہ شخص پینٹ کو نیچے سے موڑ لیتا ہے یا شلوار کو نیفے سے اڑس لیتا ہے تو اس
سے نماز مکروہ نہیں ہوتی کیونکہ شراح حدیث کے کلام کے مطابق کفِ ثوب کی وجہ تکبر بیان
کی گئی ہے جبکہ نماز سے قبل نماز کی درستگی کے لیے پینٹ کو موڑنا یا شلوار کو اڑس لینا ہرگز متکبرین
کی علامت نہیں ہے بلکہ شلوار یا پینٹ ٹخنوں سے نیچے رکھنا متکبرین کی علامت ہے نہ کہ اوپر
کرنا. جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں ارشاد فرمایا۔

وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب المخیلۃ
کہ تم ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی وجہ
سے ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتے، (ابوداؤد، ۲/۲۱۰)

اس حدیث سے بھی واضح ہوا کہ شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا تکبر کی علامت ہے
نہ کہ اوپر کرنا، نیز وہ شخص نماز کے دوران ایک گناہ سے بچنے اور مفید کام کی غرض سے یہ عمل
کر رہا ہے اور مفید غرض کے لیے تو نماز کے دوران بھی عمل قلیل کرنا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت ہے چہ جائیکہ نماز سے پہلے وہ عمل کرنا چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

وفی زمن الصیف کان اذا قام من السجود نفض ثوبہ یمنۃ او یسرۃ
لانہ کان یفید اکی الاشتمل صورۃ ــــــ یعنی حکایۃ صورۃ الالیۃ ــــــ
کہ گرمی کے موسم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران
جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو پیچھے سے اپنا کپڑا دائیں یا بائیں
طرف سمیٹتے تاکہ کپڑا جسم سے متصل ہونے کی وجہ سے جسم
کی ہیئت نظر نہ آئے۔ (شامی: ۱/۶۴۲ و مبسوط: ۱/۲۶)

نیز مندرجہ ذیل وجوہات اور قرائن کی وجہ سے بھی کفِ ثوب کے یہ معنی مراد لینا کہ
شلوار کو اڑس لینا اور پینٹ کو نیچے سے موڑنا مکروہ ہے درست نہیں۔
ا.........امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کفِ ثوب و کفِ شعر کا باب قائم کرنے کے بعد متصل لا باب
لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ)) قائم فرمایا ہے جس سے صراحتاً ثابت ہوتا ہے کہ بالوں کی چٹیا یا جوڑا باندھنا
تو نماز سے قبل بھی مکروہ ہے لیکن کفِ ثوب کی ممانعت صرف حالتِ نماز میں کپڑے سمیٹنے کے ساتھ
خاص ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وظاہرہ یقتضی ان النہی عنہ فی حالۃ الصلوۃ والیہ جنح الداؤدی
وترجم المصنف بعد قلیل باب لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ وہی
تؤید ذلک، حدیث کا ظاہر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ
کفِ ثوب کی ممانعت صرف حالتِ نماز کے ساتھ خاص ہو اور
اسی طرف داؤدی مائل ہوئے ہیں نیز امام بخاری رح نے اس
(باب لا یکف شعرہ ولا ثوبہ) کے بعد لا باب لا یکف ثوبہ فی
الصلوۃ)) قائم فرمایا ہے جو اس بات کی تائید کرتا ہے کہ

جاری ہے۔۔

کفِّ ثوب کی ممانعت نماز کے ساتھ خاص ہے۔ (فتح الباری: ۲/۲۹۶)

۲..........بعض حضرات کو شراحِ حدیث کی عبارت «سواء فعله في الصلوة او قبل ان يدخل فيها» سے شبہ ہوا ہے اور انہوں نے کفِّ ثوب سے شلوار اُڑس لینے کو مراد لیکر نماز سے قبل بھی اس طرح کرنے کے بارے میں کراہت کا قول اختیار کیا ہے جبکہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ کفِّ ثوب سے شلوار اُڑس لینا مراد ہی نہیں ہے اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس جیسی عبارات سے کفِّ ثوب مراد لینا ہرگز درست نہیں کیونکہ شراحِ حدیث نے جہاں کہیں نماز سے قبل بھی کراہت کا قول بیان کیا ہے وہاں صرف کفِّ شعر کو بیان کیا ہے کفِّ ثوب کا تذکرہ ہی نہیں کیا اور اس قول کے ساتھ ممانعت کی وجہ بھی ذکر فرمائی ہے جو صرف شعر کے ساتھ خاص ہے چنانچہ فقہائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ منع کرنیکی وجہ یہ ہے کہ سر کے بال بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں لہذا اگر انہیں زمین پر لگنے سے روکا جائیگا تو بال سجدہ نہیں کر پائیں گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اس حال میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ اس نے سر کے بالوں کو لپیٹ کر جوڑا بنایا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا۔

ارسله يسجد معك: بالوں کو کھول دو تاکہ یہ تمہارے ساتھ سجدہ کریں

دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ نماز میں بالوں کو لپیٹنے کی وجہ سے جو جوڑا بن جاتا ہے اس پر شیطان بیٹھتا ہے جیسا کہ ابوداؤد کی ایک مرفوع روایت میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ (فتح الباری ۲/۲۹۶)

لہذا کفِّ شعر یعنی بالوں کا جوڑا بنانا خواہ نماز سے قبل ہو یا نماز کے درمیان دونوں صورتوں میں مکروہ ہے لیکن کفِّ ثوب صرف نماز کی حالت میں مکروہ ہے جو کہ کپڑوں کو زمین پر لگنے سے بچانے کی صورت میں متحقق ہوتا ہے کیونکہ اس کی علت تکبر ہے جو نماز کی حالت میں پائی جاتی ہے نماز سے قبل شلوار اُڑس لینے میں یہ علت نہیں پائی جاتی۔

فی عمدۃ القاری، ۶/۹۱

قيل الحكمة في هذا النهي عنه ان الشعر يسجد معه ولهذا مثله بالذي يصلي وهو مكتوف وقال ابن عمر رضي الله عنه لرجل راه يسجد وهو معقوص الشعر «ارسله يسجد معك»۔

وفی شرح النووی علی صحیح مسلم، ۴/۲۰۹

والحكمة في النهي عنه أن الشعر يسجد معه ولهذا مثله بالذي يصلي وهو مكتوف قوله عن ابن عباس انه رأى ابن الحارث يصلي ورأسه معقوص فقام فجعل يحله۔

وفی ارشاد الساری: ۲/۱۲۷

ومناسبة هذه الترجمة لأحكام السجود من جهة أن الشعر يسجد مع الرأس اذا لم يكف او يلف وجاء في حكمة النهي عن ذلك ان

دار الافتاء
فتوی نمبر ________
مورخہ ________

جاری ہے.....

Scanned by CamScanner

غرزة الشعر يقعد فيها الشيطان حالة الصلوة كما في سنن ابي داؤد باسناد جيد مرفوعا، وكذا في فتح الباري: ۲/۲۹۹، وكذا في فتح الملهم ۳/۶۶۷ وكذا في عمدة القاري: ۶/۹۱ ـــــ

۲ ـــ مشکوۃ میں مسلم کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

(ایک دن) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گذرا اس وقت میرا تہبند لٹکا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ اپنا تہبند اونچا کرو میں نے (تھوڑا سا) اونچا کرلیا آپ ﷺ نے فرمایا اور اونچا کرو میں نے اور اونچا کرلیا (پھر حضرت ابن عمر رض نے کہا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے بعد میں برابر اس عمل (یعنی تہبند کو اونچا کرتے رہنے) کی طرف متوجہ رہتا ہوں بعض لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آپ اپنے تہبند کو کتنا اونچا رکھتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ آدھی پنڈلیوں تک۔

حضرت عکرمہ رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رض کو اس طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا کہ وہ اس تہبند کے آگے کا کنارہ تو اپنے پیروں کے اوپر تک رکھتے اور اس کے پیچھے کا کنارہ ٹخنوں سے اونچا رکھتے تھے میں نے (یہ دیکھ کر حضرت ابن عباس رض) سے کہا کہ آپ (کبھی کبھی) اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ (بھی کبھی کبھی) اس طرح تہبند باندھا کرتے تھے (مشکوۃ ۲/۳۷۶)

مذکورہ روایات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اپنا تہبند اونچا کیا تو یقینا اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اوپر سے تہبند اڑس لیا جائے، نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تہبند باندھنے کی جو کیفیت مروی ہے اس میں بھی اوپر سے تہبند اڑس لینے کے علاوہ ایسی کیفیت بننا بظاہر مشکل ہے اور ظاہر ہے کہ یہ جلیل القدر صحابہ کرام رض اسی حالت میں نماز بھی پڑھتے ہونگے اگر شلوار کو اس طرح اڑس لینے کی حالت میں نماز پڑھنا ممنوع ہوتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہرگز اس کیفیت کو اختیار نہ فرماتے۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سوال میں درج حدیث سے نماز شروع کرنے سے قبل شلوار یا پاجامہ وغیرہ کو اوپر کی طرف لپیٹ لینے یا اڑس لینے کو مراد لیکر مکروہ کہنا درست نہیں بلکہ اس سے نماز کی حالت میں سجدے میں جاتے وقت کپڑوں کو مٹی سے بچانے کیلئے جمع کرنا اور سمیٹنا مراد ہے جو مکروہ ہے۔

جاری ہے ـــ

Scanned by CamScanner

۲ــــــ اوّلاً تو شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنی چاہیئے تاہم اگر کسی کی شلوار یا پینٹ اس کے ٹخنوں پر آگئی ہو اور اسی حالت میں نماز پڑھنے کی نوبت آجائے تو نماز شروع کرنے سے قبل اسے شلوار یا پینٹ ٹخنوں سے اوپر کر لینی چاہیئے یعنی شلوار کو اوپر سے اڑس لے اور پینٹ کو نیچے سے موڑ لے اسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے چنانچہ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

> ایک شخص اپنا ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جاؤ وضو کر کے آؤ وہ شخص گیا اور اس نے وضو کیا پھر آیا، آپ نے فرمایا جاؤ وضو کر کے آؤ. ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ اس کو وضو کرنے کا حکم فرماتے ہیں پھر خاموش رہتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکائے نماز پڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جو ازار لٹکا کر نماز پڑھے (ابوداؤد ۲/۲۱)

اسلئے ایسی حالت میں نماز ادا کرنے سے اجتناب لازم ہے اور عام حالات میں بھی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہی رکھنی چاہیئے کیونکہ ایسا کرنا سخت گناہ ہے اور احادیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں

۳ــــــ صورتِ مسئولہ میں اگر کسی شخص نے شلوار ٹخنوں سے نیچے ہونے کی حالت میں نماز ادا کی یا نماز کی حالت میں سجدے میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹا تو ایسا کرنا اگرچہ سخت ناپسندیدہ اور مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ادا ہو جائیگی اور اس پر اس نماز کا اعادہ واجب نہیں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس حکم پر اجماع نقل کیا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ کفّ ثوب کی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اور حالتِ اسبالِ ازار میں نماز پڑھنا اگرچہ مکروہ تحریمی ہے لیکن اعادہ اس میں بھی واجب نہیں کیونکہ علامہ شامی رحمہ نے قاعدہ ذکر فرمایا ہے کہ کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی وہ نماز واجب الاعادہ ہے جس میں کراہت نماز کی ماہیت یا اس کے کسی رکن کی وجہ سے آئی ہو لیکن اگر کراہت کسی خارجی چیز کی وجہ سے آئی ہو تو وہ نماز واجب الاعادہ نہیں ہے۔ اور شلوار ٹخنے سے فولڈ ہونے کی صورت میں نماز بلا کراہت درست ہے۔

فی شرح النووی علی صحیح مسلم ۱/۱۹۳

> اتفق العلماء علی النہی عن الصلوۃ وثوبہ مشمر او کمہ او نحوہ او رأسہ معقوص او مردود شعرہ تحت عمامتہ او نحو ذلک فکل ھذا منہی عنہ باتفاق العلماء وھو کراھۃ تنزیہ فلو صلی کذلک فقد اساء وصحت صلوتہ واحتج فی ذلک

جاری ہے ـــ

Scanned by CamScanner

ابوجعفر محمد بن جرير الطبري باجماع العلماء______

وفي البخاري بشرح الكرماني: ٣/١٦٩

لا يجوز ان يصلي عاقصا شعره او كافا ثوبه برفع اسافله من الارض او يشمر اكمامه فان فعل ذلك فقد اساء ولا اعادة عليه

وفي الشامية: ١/٤٥٧

لو صلى ثلاث ركعات من الظهر ثم اقيمت الجماعة يتم ويقتدي متطوعا فانه كالصريح في انه ليس له اعادة الظهر بالجماعة مع ان صلوته منفردا مكروهة تحريما او قريبة من التحريم فيخالف تلك القاعدة الا ان يدعى تخصيصها بان مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركه ما كان من ماهية الصلوة واجزائها فلا يشمل الجماعة فانها وصف لها خارج عن ماهيتها______

وكذا في العمدة ٤/٩١ ـ وكذا في فتح الملهم ٣/١٦١______

والله سبحانه وتعالى اعلم
محمد صغر غفرله
دار الافتاء دار العلوم کراچی
١٦-٢-١٤٢٦ھ

الجواب صحيح
احسن علی ربانی
١٦ صفر المظفر ١٤٢٦ھ

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفر الله
١٦/٢/١٤٢٦ھ

دار الافتاء
فتوى نمبر ٥٤٧/٥٥
مورخہ ١٦/٢/٢٦
جامعہ دار العلوم کراچی

نائب مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner